CHECKED

CHECKED ... 1963



[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

CHECKED 1995

۱۸۹۵۱ درادوس ۷۶۹

M. D. Press—800—1910.

نذرِ سلطان

(قطعات و رباعیات)

پیشکشِ بارگاہِ جہجاہ حضرت خداوندِ نعمت پیرومرشد

جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلحضرت سکندر شوکت

حضور پُرنور نواب میر عثمان علیخان بہادر

سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ

گذرانیدہ جان نثارِ موروثی کشن پرشاد شاد یمین السلطنت





(اختر دکن پریس)

داخلہ نمبر	۱۲۴۱۷
فن نمبر	ح ۲۸
کتاب نمبر	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قطعۂ تاریخ تہنیتِ تخت نشینی اعلیٰحضرت سکندر شوکت حضور پُر نور نواب میر عثمان علیخان بہادر سلطان دکن خلد اللہ ملکہٗ

سلامت ہیں میرے آقا الٰہی ۔۔ بقا جنکے دم سے ہی ملکِ دکن کی

وہ آقا جو ہیں مسند آرا ے دولت ۔۔ ستۂ ذی فتوت مہِ کامگاری

سعیدِ جہان میر عثمان علیخان — امیرِ قرن کے سلطان غریبون کے والی

ہوے جلوہ آرا جو تختِ پدر پہ — تو سب نے کہا جان مین جان آئی

یہی شاہِ محبوب کے جانشین ہین — اِنہین سے ہے خستہ دلون کی تسلی

یہی مرہمِ زخمِ بیچارگان ہین — انہین سے شفا دردمندون کو ہوگی

خدا کے کرم سے ہے امید ہمکو — کہ یہ نونہالِ گلستانِ شاہی

اب و جد کے نعم البدل ہونگے ثابت — رہیگا جہان ہو کے انکا فدائی

رعایا کے دل کو مسخر کرینگے — بصد دلنوازی بصد چارہ سازی

خلائق کے محبوب ہو کر رہینگے — پدر کی طرح سے بتائیدِ باری

ہوا خواہ خرم ہون بدخواہ پرغم — بڑھے عمر اقبال مین ہو ترقی

یہ تاریخ دے نذر اے شاد چلکر

مبارک ہو سرکار مسند نشینی

۲۹ ہجری ۱۳

قطعۂ تہنیتِ تخت نشینی

حیدرآباد دکن ہوگیا پھر رشکِ چمن　　میر عثمان علیخان ہوئے سلطانِ دکن
پھر بہار آگئی اٹھلاتی ہوئی گلشن میں　　آصفی شمع ہوئی شکرِ خدا پھر روشن
گرچہ پھیر اتھا مقدر کو فلک نے سبکے　　فضلِ معبود سے پھر رام ہوا چرخِ کہن
مثلِ غنچے کے تھی مرجھا ہوئی دل سبکی　　از سرِ نو تر و تازہ ہوا ہر ایک چمن
ہو مبارک تمھیں یہ سلطنتِ ملکِ دکن　　بکرما جیت کو جسطرح ہوا سنگھاسن

تمکو الفت ہو رعایا سے تمھین وہ چاہے — تمھین اللہ کرے محبوبِ رعایائے دکن

رائج الوقت محبت کا یہ سکّہ ہو جائے — ہو زمانے کے دلون پر اسی سکّے کا چلن

عدل اور داد کی حاصل ہو حکومت شاہا — ہو چراغِ کرم و جود و سخاوت روشن

خلق اور حلم و مروت کا اثر ہو ایسا — موم بنجائے اگر ہاتھ مین آئے آہن

سبکی اُمید ہو تم سبکو ہی تم سے اُمید — اپنا ہو غیر ہو احباب ہون یا ہون دشمن

عقل و تدبیر ہین دونون مشیرِ شاہی — اور ذکاوت کی فراست کی ہون شمعین روشن

گرچہ ہین ساری صفات آپ مین لیکن ہے دعا — یہ صفات اور ترقی کرین خلاقِ زمن

میرے مولا مری آصف کی دعا جبکہ ہوئی — میر عثمان علیخان کا ملا پھر دامن

خوف کیا شاد مجھے جبکہ ہے فضلِ رحمن — آتشِ رشک مین جلتی ہین جلین سب دشمن

قطعۂ تہنیتِ تخت نشینی

تخت اور تاج مبارک ہو تمھین بسم اللہ
میر عثمان علیخان بہادر ذیجاہ

تم ہو محبوب کے محبوب کے پیارے فرزند
کہتی ہے خلقِ خدا ملکِ دکن کا تمھین شاہ

حسن مین صورت و سیرت مین ہو تم لاثانی
نظرِ بد سے بچائے رہے تمکو اللہ

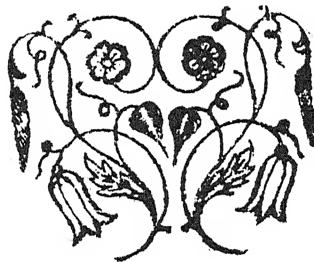
سب رعایا کے دلون پر ہے سکہ جاری
سب کہین عدل مین کسریٰ ہے تمھین اے عالیجاہ

رحم مین آیۂ رحمت تمھین مخلوق کہے
دوست دشمن پہ رہے شاہ کرم کی ہو نگاہ

مستمندونکی جو حاجات برآری کیجے   کام سب انکے بنجاینگے حسبِ دلخواہ

خیرخواہ آپکے دلشاد رہین عالم مین

اور بدخواہ جو ہین وہ رہین باحالِ تباہ



Checked
1987

رباعیات

تتقریب رونق افروزی حضرت خداوند نعمت
پیر و مرشد جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی
اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور بندگانِ
عالی متعالی نواب میر عثمان علیخان
بہادر سلطانِ دکن خلد اللہ ملکہٗ
وسلطنتہٗ

رباعی

آصف کی جبیں کا پسینہ جو عنبر تھا

ہر روز سے گھر میں نیا ماتم تھا

اب پوچھو کہ کیا اجڑا ان میں

میرے دل مجروح کا یہ مرہم تھا

رباعی

محبوب کا جو وقت کرم یاد آیا
پھر چرخ کا انداز ستم یاد آیا
جب شاہ مرے مکان میں آئے واللہ
آصف کا مجھے چشم کرم یاد آیا

14417

رباعی

حضرت کے قدوم سے یہ اعزاز ہوا

فدوی نظر خلق میں ممتاز ہوا

ہوتے ہیں سرافراز بہت سے لیکن تنہا

سرکار کے قدموں سے سرافراز ہوا

رباعی

سلطان دکن آج جو مہمان ہوا
جنت کا چمن کلبۂ احزان ہوا
کیا شانِ کرم آصفِ سابع کی رشید
ہیں اور صفت ہوں وہ سلیمان ہوا

رباعی

پہنچا جب غم میں تھی لبوں پہ فریاد
سمجھا تھا کسی کی آ کے کرے امداد
یہ لطف و کرم حضور سے ہے پایا
آصف کی عنایت سے بھی پایا دل شاد

رباعی

یارب باین سرکار همیشه آباد

یارب باین سرکار همیشه دلشاد

کز سایشان گنج سمح تصدق جان

سرکار کیهان او کیهان کلیسا باد

رباعی

صد شکر کہ آقا ہے مرا بندہ نواز
محمود ہے گر شاہ تو ہے شنجا ایاز

ہر وقت نکلتی ہے یہی دل سے دعا
حضرت کا ہو اقبال فزوں عمر دراز

رباعی

محبوب کے غم میں تھا بصد سوز و گداز

سمجھا تھا نہیں کسی کو اب دمساز

عثمان علیخان نے جلایا مجھکو

یہ لطف و کرم نہیں ہے کم از اعجاز

رباعی

اس گھر میں جو حضرت کے قدم آئے ہیں
ہمراہ لیے جاہ و حشم آئے ہیں
کہتے ہیں یہی بتالا سے تیغ انداز
اعزاز بڑھانے ترا ہم آئے ہیں

رباعی

آئے ہین قدم شاہ کے اللہ اللہ
وہ شاہ جو ہے نام خدا خلق پناہ
صد شکر ہین شاد کے گھر جلوہ فروز
عثمان علیخان بہادر جمجاہ

رباعی

وہ شاہ وہ ہے ذی حشم و فرزانہ

ہے جلوہ فزا اب تلک شاہانہ

یہاں نہیں گر کہیں یہ ایوان اب کون

وہ بتکدہ شاد ہے دولتخانہ

رباعی

اعلیٰحضرت کی عجب سواری آئی
اک شور ہوا بادِ بہاری آئی
اس شہ پہ سو جان قربان ہوں سب
گویا کہ گھر رحمتِ باری آئی

رباعی

سرکار کے جلوے سے مکاں روشن ہے
ہے مطلع آفتاب جو روزن ہے
رکھا ہے یہاں جو اپنا پائے قدم حضرت نے
اس گھر کی زمین چرخ پہ چھایا آسمان ہے

رباعی

توقیر بڑھائی مری شاہا تو نے
قطرے سے کیا گوہر یکتا تو نے
خدمت کا کروں ذکر کہ میں عزت کا
کیا کچھ نہ دیا اے مرے آقا تو نے

رباعی

اقبال بڑھے عزت بڑھے نام بڑھے

ہر روز بڑھے ہر سحر و شام بڑھے

بڑھ بڑھ کے دل اپنا دعا دیتا ہے

دولت بڑھے راحت بڑھے آرام بڑھے

رباعی

فدوی ہوں نمکخوار ہوں دیوی جی کی

دنیا سے غرض ہی یا عقبیٰ سے ہی

شکایت ہی خواہ رہوں ہر دم شاد

مطلب ہے یہی اور تمنّا ہے یہی

رباعیات در سپاسِ عطاے خلعت
جواہر از پیشگاہِ حضرت خداوندِ نعمت
پیر و مرشد جہان پناہ ظلِ سبحانی
خلیفۃ الرحمانی اعلیٰحضرت قدر قدرت
فلک شوکت حضور پر نور بندگانِ عالی متعالی
مدظلہم العالی خلد اللہ ملکہٗ

رباعی

فدوی کو جو سرکار نے خلعت بخشا
سرمایۂ افتخار و عزت بخشا

حق یہ ہے کہ ارمان و تمنّا سے سوا
تو نے مجھے اے آیۂ رحمت بخشا

رباعی

دی شہ نے انگوٹھی اور چھڑا تو توڑا
فدوی کے لیے فخر نہیں یہ تھوڑا
حق بین مرا دست کی انگوٹھی ہے یہ گھڑی
دشمن کیلیے اسکا ہے توڑا کوڑا

رباعی

چھوٹا نہیں قارون کی طرح دولت کا
حشمت کا نہ اے ساتھ ہے کچھ شوکت کا
آغوش میں آصف کے پلا عزت سے
خواہاں ہوں حضور سے قطعہ زمین کا

رباعی

خواہاں نہیں جاہ و حشم و طلعت کا
غرا نہیں اپنے منصب و طاقت کا

آئین شرافت کا تقاضا یہ ہے
اتنا نہ طلبگار رہوں عزت کا

رباعی

سرکار نے نعمت پارچہ کا خلعت

فدوی کو عطا کر کے بڑھائی عزت

جب تک کہ قیام ہفت افلاک کو ہے

یارب رہے سرکار پہ تیری رحمت

رباعی

انگشتریاں اور جو تیشتیں ملی

دولت ملی عزت ملی اور عیش ملی

کس منہ سے کروں شکر عطا تیری کا

حق تیرے سے اعزاز کی جاگیر ملی

رباعی

پروانہ کی آتش سے یہ شمع جلی
ہے فال کہ بر آئیگا مقصود دلی
آئی ہے بہار باغ عاشق و معشوق میں آج
یارب یہ رہے ہر وقت کلی دل کی کھلی

رباعیات در سپاسِ عطاے تصاویر
صاحبزادگانِ بلند اقبال از پیشگاہِ
حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد جہان پناہ
ظلِّ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیٰحضرت قدر قدرت
فلک شوکت حضور پرنور بندگانِ عالی متعالی
مد ظلہم العالی خلد اللہ ملکہٗ

رباعی

تصویریں عنایت جو ہوئیں ہیں شہ سے چار
یہ لطف و عنایات کے ہیں سب آثار
سایہ رہے چار یار کا حضرت پہ
اے شاہ سلامت ہیں یہ ان پہ سرکار

رباعی

تصویریں عنایت ہوئیں شہزادی کی
عزت بڑی عظمت بڑی توقیر بڑی
اس مرحمت و کرم کا کیا شکر کروں
صدقے میں ہزار جان سے شہزادی

رباعیات درسپاسِ عطائے انبہ ازپیشگاہ

حضرتِ خداوند نعمت پیرومرشد جہان پناہ

ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت

قدر قدرت فلک شوکت حضور

پرنور بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی

خلداللہ ملکہٗ

رباعی

ممکن نہیں ان آموں کا ہو وصف ادا
لب بند ہیں لذت سے کہوں شاید کیا
خوش رنگ ہیں خوش قطع ہیں وضع ہیں خوشبو ہیں خوش ذائقہ ہیں
ہے آم ہی اک خاص طرح کا میوا

رباعی

فدوی که از عنایت گیتی ستان آمدم

برآمدم ز گنجخانه مقصود کامیاب

ای لیلی مرز گیتی ای استاد زبان

یارب مرا کار زبان شیرین کلام

رباعی

سرسبز ہوا آم سے حضرت کا غلام
ہے شکریں تر زبان پہ پایا انعام
دیتی ہے کسے دل پسندی ایسی کہا ہے
ہے نخل عقیدت کا ثمر ایک آم

رباعی

بندے کو عنایت ہوئی پوشاک تمام
ہے خاص یہ اعزاز نہیں ہے کچھ عام
آصف کا چمن ہمیشہ سرسبز رہے
سرکار نے ایسا ہی کیا شیریں کام

رباعی

فدوی پہ عنایت کی نظر صبح و شام

ہر لحظہ و ہر ساعت و ہر شام و پگاہ

آسمون کا گردون تیک اوس سے

پھولیں پھلیں اسد شاہ آصفجاہ

رباعی

نیرنگ کی رنگینی پہ ہے ناز نگاہ
ہر دم ہے نظر لطف سے بار الٰہ
جس طرح سے محبوب پہ بالانتخاب
اپنے سبھی ولی ہیں ویسے ہی آصف جاہ

رباعیات در سپاس عطاے کہونے ٹر الفلس

از پیشگاہ حضرت خداوند نعمت پیر و مرشد

جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی

اعلیحضرت قدر قدرت فلک شوکت

حضورِ پرنور بندگانِ عالی متعالی مد ظلہم العالی

خلد اللہ ملکہ

رباعی

بچوں کو کھلونے جو بخشے شہ نے عطا
خوش ایسے ہوئے کہ مل گئی دولت گویا
سب کھیلتے ہیں اور دعا دیتے ہیں
اللہ سلامت رہیں شاہ والا

رباعی

کس منده سن یوق تشکیک کیم شاه ادا

هر کیس بن یوق سن کلمتی وار دعا

تیزار و نیکو الله نواز سن حبیب

تیمز سن یکو سن افزار یا

رباعی

بچپن کا وطن سے جب ملے ترک ہوئے
پیدا اثر اب کے کچھ کیسے آئے جھکا ہو
زور نے سے کالا دکر لیا ہو ایسا
خدا جانے روتی تھی یا ہنستی اب حال ہے

رباعی

جس طرح کٹوروں سے عطا ہوئی

زینت ہوئی پیچوان کے گھروندوں کیلئے

یونہی نظر لطف و کرم سے شاہا

عزت ملیں اور بسیں گھرانے

رباعی

کیا شکر کھلونون کا گر رنگینی
خوشتر ہیں یہ کہ حضور سے عنایت ہو
جس طرح گھروندون کی ارزان زینت
اللہ سے ایسی ہی یہ بسن گھر آئی

رباعی

جنت کو حضور نے زمیں پر کھینچا دیکھو

محبوب کے ساتھ آئے جس کے لیے سب آئے

اب یاروں کی شادی کو تماشا دیکھو

کھل جائیں خدا کس کے مقدر آئے

رباعیات در سپاس عطاے اسٹیشنری

از پیشگاہِ حضرت خداوندِ نعمت پیر و مرشد

جہان پناہ ظلِ سبحانی خلیفۃ الرحمانی اعلیحضرت

قدر قدرت فلک شوکت حضورِ پرنور

بندگانِ عالی متعالی مدظلہم العالی

خلد اللہ ملکہٗ

رباعی

اسپیشری نے سبہوں آج کو عطا

جب مرے کمال پہ پایا فضل خدا

مقصود حضور کا یہی ہو ایسا تو

پھر کیوں قلمدان وزارت سے کو ملا

رباعی

کس درجہ عنایت سے شہ والا کی

پیشنری اینچ سے عزت بخشی

الطاف شہی کا نہ احاطہ ہو سکا

کیا سے تا عمر گزیں فدوی

رباعی

اسٹیشنری دیکھ کے بہشتی ہے نگاہ
ہر شے سے نمایاں ہے نفاست واللہ
سجتی ہیں یہاں انجمن کی آرائش کی اشیا
کیا حسن سلیقہ ہے ثنا کا واہ

رباعی

اسٹیشن سے ہوا اقدروں کی ممتاز
سامان یہ کس کا ہے سراغ نیاز
سر رکھ کے یہ ہر وقت پکارا کرتا ہے
ہو شاہ کا اقبال فزوں عمر دراز

رباعی

ہر دور میں ہے شہ کی عنایت مجھ پر
ہر وقت رہے مجھ پہ عنایت ان کی
عزت کا طلبگار ہوں عزت پایا
عزت دے کہ شاہ مجھ سے داور

رباعی

ای باده و چشمکز نمین خواهشن وار ایدی

دولتکزی جیبکز پروا نمین چوقدن آکاه

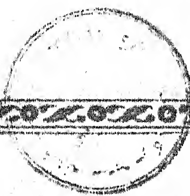
لیکن بو دمین ترقیدار ایسکی بختی

اولدی سبب انسانلغه گرچه ایشته

رباعی

دینداریون اسواسطے ہے ہوزین کا بار
عادت ہین نہین ہاتکون جو ہاتیہ ہمیشہ سرکار

تکیہ ہے توکّل پہ پناہ اسی سے امید
ہوجائیگا سب ادا جو باقی ہے ترا



داخلہ نمبر	۱۴۴۱۷
فن نمبر	ح ۲۵۱
کتاب نمبر	

